تشویش

دیکھتا ہوں مُڑ کے پچھلے سال کو جاتے ہوئے
اور اگلے سال کو تشویش سے آتے ہوئے
دس برس پہلے جو پیشن گوئیاں کی تھیں تمام
قافیہ در قافیہ با اشک ہیں اب گام گام
میرے اس دعوے میں کوئی فخر ہے نہ انبساط
کاروانوں کی لٹی خاکوں میں اپنی ہے رباط
اب نئے اِس سال میں طاری ہے پھر اک رقصِ مرگ
زندگی کے اس شجر میں اب نہ ہونگے شاخ و برگ
عالمِ اسلام کے دِل میں بھڑک اُٹھے گی آگ
کاڑھ کر بیٹھا ہے کب سے پھن سیہ زہریلا ناگ
گنبد و مینار و مسجد ہر طرف جل جائیں گے
سارے آلامِ خبیثہ ہر طرف پل جائیں گے
زندگی کُش یوں بجے گا ہر طرف خونی رباب
دشمنِ بیدرد بانٹے گا رفیقوں کو شراب
شادمانی میں لہو ہوگا جو شامل بے حساب
پھر کہیں باقی رہے گا خوشہء گندم نہ آب
بیگناہوں کا لہو بن کر دُھواں اُڑ جائے گا
کاروانِ زندگی جل کر وہیں گڑ جائے گا

جوہری راکھوں سے خطے ارض کے سج جائیں گے
موت کے قرنا پھُنکیں گے،اور دُہل بج جائیں گے
راکھ کی تقدیر ، تقدیرِ زمیں بن جائیگی
زندگی کے راستوں میں موت یوں ٹھن جائیگی
خشک جو صحرا ہیں اب، وہ جل کے سب ہونگے سیاہ
ریت اُڑ اُڑ کر جلائے گی زمینوں کی گیاہ
سیل و بارش ، آندھیاں، جھکڑ، کہیں طوفان و برف
سب مٹائیں گے نفس کے شین و قاف و رنگ و حرف
ہاں مگر انسانیت کا گر ورق باقی رہا
گر زمیں کی محفلوں میں ساغر و ساقی رہا
دستِ امداد و وفا گر خصلتِ انساں رہے
حقّ و انصاف و دُعا گر ہر گھڑی آساں رہے
پھر نہیں کوئی کسر دنیا بنے فردوسِ ارض
ہوگا یہ ممکن جو روشن ہونگے امکاناتِ فرض
آدمی کی کوششِ امن و اماں سے بات ہو
صبح در آئے چراغاں ہر طرف ہر رات ہو
سالِ نو کی ہر طرف خوشیاں دوبالا ہوں تمام
اس دُعا کے ساتھ کرتا ہوں میں ہر دشمن کو رام

ع ز وارِد

1 Jan 2020 California